یورپ میں عنقریب تبلیغ اسلام کی ایک نئی مہم کا آغاز ہونیوالا ہے

جماعت احمدیہ کی شاندار تبلیغی مساعی پر "ڈیلی کرانیکل" کا تبصرہ

نیروبی ۲۹ جولائی۔ ہمارے نامہ نگار خصوصی مقیم مشرقی افریقہ نے اطلاع دی ہے کہ نیروبی کا مشہور اخبار "دی ڈیلی کرانیکل" اپنی [illegible] کی اشاعت میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے [illegible] ہے:

"جہاں تک مشرق کی آمد کا تعلق ہے "امام" کے مبلغین نے [illegible] ہے۔ پہلے عیسائی مشرق [illegible] مشرق کی طرف آتے تھے۔ اور اب مبلغین اسلام مشرق سے مغرب کی طرف جا رہے ہیں۔ اسلام کے یہ منادآجکل یورپ میں اسلامی تعلیمات کی تبلیغ و اشاعت کے وسیع انتظامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

یہ تمام مبلغین جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس کے موجودہ "امام" وپیشوا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا یہ دعویٰ ہے کہ تمام وہ صداقتیں جو فرداً فرداً دیگر مذاہب میں پائی جاتی ہیں۔ یکجائی طور پر قرآن کریم کے اندر موجود ہیں۔

حضرت امام کے مبلغ پہلے ہی سے برطانیہ فرانس اٹلی اسپین۔ سوئٹزرلینڈ اور ہالینڈ وغیرہ میں موجود ہیں۔ اور اپنے اپنے ملک کی زبان بڑی روانی اور سلاست سے بول سکتے ہیں۔ وہ یورپ میں تبلیغ اسلام کی نئی مہم کا آغاز کرنے کیلئے بالکل تیار بیٹھے ہیں اور یورپ کے مقامی امیر ملک عطاء الرحمن کی طرف سے اشارہ کے منتظر ہیں۔ جو اس وقت پیرس میں مقیم ہیں۔

تبلیغ اسلام کی اس نئی مہم کا آغاز دراصل آج سے دس سال قبل جماعت احمدیہ کے مرکز "قادیان" سے ہوا تھا۔ جو احمدیوں کے نزدیک مکہ کے بعد سب سے مقدس مقام ہے لیکن دوسری جنگ عظیم کے چھڑ جانے اور ہندوستان کے تقسیم ہو جانے کی وجہ سے اس میں تاخیر واقع ہو گئی۔

احمدی اب بھی اُس فیصلے کی شدت کے ساتھ مخالفت کرتے ہیں جس کے نتیجے میں ان کا مقدس مرکز **قادیان** ہندوستان میں شامل کر دیا گیا۔ اور وہاں کی بیس ہزار نفوس کی آبادی ہجرت کر کے لاہور (پاکستان) آنے پر مجبور ہو گئی انکے مذہبی لیڈروں کا کہنا ہے کہ یہ ہجرت ان پیشگوئیوں کے عین مطابق ظہور میں آئی ہے جو بانیٔ سلسلہ کی کتب میں پہلے سے لکھی ہوئی موجود ہیں اور یہ کہ قادیان کا دوبارہ انکے قبضہ میں آجانا ایک الٰہی تقدیر ہے جو اپنے وقت پر ضرور پوری ہو کر رہیگی۔

لائلپور میں پہلے فوجی مظاہرے کی تیاریاں

لاہور ۲۹ جولائی۔ عوام میں فوجی کاموں سے دلچسپی پیدا کرنے کے لئے ڈپٹی کمشنر لائلپور نے لائلپور میں ایک فوجی مظاہرہ کرانے کی تجویز کی ہے۔ فوجی حکام کے مشورے سے اس تقریب کا مکمل پروگرام طے کیا جا رہا ہے۔

مسلح گاڑیاں۔ ٹینک۔ ریڈیو سے آراستہ گاڑیاں۔ توپ خانہ اور دیگر قسم کی فوجی گاڑیاں اس مظاہرے میں شریک ہونگی۔ تاریخ اور مقام کا اعلان جلدی ہی کر دیا جائیگا۔ یاد رہے کہ لائلپور کے زرعی ضلع میں آجتک کسی قسم کا فوجی مظاہرہ نہیں ہوا۔

مستقل راشن کارڈ رکھنے والے فائن کپڑا خرید سکتے ہیں

لاہور ۲۹ جولائی۔ باغبانپورہ چھاؤنی اور سول لائینز لاہور کے مستقل راشن کارڈ رکھنے والے لوگ کوآپریٹو سٹورز دیوسماج روڈ لاہور سے ولایتی کپڑا خرید سکتے ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ انہوں نے اپریل ۱۹۴۸ء سے کوئی سوتی کپڑا نہ خریدا ہو۔ کورس کپڑا دوسرے ڈپوؤں سے خریدا جا سکتا ہے۔ فروخت یکم اگست سے شروع ہو کر ۱۰ دن تک جاری رہیگی کپڑے لینے والوں کو صرف دفتری اوقات کے دوران میں خرید کی سہلیں دی جائینگی۔

ملایا نے معاشی معاہدہ کو تسلیم کر لیا

لندن ۲۹ جولائی۔ مجلس انتظامیہ سے مشورہ کرنیکے بعد حکومت ملایا نے اینگلو امریکی معاشی تعاون کے معاہدے کو تسلیم کر لیا ہے ملایا کے علاوہ گولڈ کوسٹ شمالی بورنیو اور جزائر لیورڈ کی برٹش نوآبادیاتی حکومتوں نے بھی اس معاہدے کو مان لیا ہے۔ جمکیا، برٹش گائنا۔ برٹش ہونڈوراس، برباڈوس برمولا اور ٹرینی ڈاڈ کی برطانوی نوآبادیوں نے ابھی تک اس معاہدے کو منظور نہیں کیا۔ یہ نوآبادیات اس وقت تک معاشی تعاون کے اس معاہدے کو تسلیم نہیں کر سکتیں جب تک کہ ان کی حکومتیں معاہدے کی شرطوں پر غور کرنے کے بعد اُسے منظور نہیں کر لیتی (ب۔ ا۔ س)

پتھر کے کوئلہ کا پرچون نرخ

لاہور ۲۹ جولائی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے کراچی سے آنے والے پتھر کے کوئلے (سٹیم کول) کا پرچون نرخ ۴ روپے ۹ آنے ۱۱ پائی فی من مقرر کیا ہے اس کوئلے کی خرید کے لئے ڈسٹرکٹ فیول کنٹرولر (لال کوٹھی لاہور) پرمٹ جاری کریں گے

نیلی بار بنک لمیٹڈ کے حصہ داران کیلئے اطلاع

لاہور ۲۹ جولائی۔ نیلی بار بنک لمیٹڈ کے خلاف دعاوی رکھنے والے (جمع شدہ روپے کے سلسلے میں یا کسی اور قسم کے) تمام افراد اس امر کی تحریری اطلاع ایک ماہ تک بصیغہ رجسٹری مع رسید وصولی خواجہ عبد الرحمن انڈر سیکرٹری محکمہ فنانس مغربی پنجاب کو بھیج دیں۔ یہ بنک اب کاروبار بند کر رہا ہے۔

پاکستان ہندوستان کمیشن کے ممبران کی طرف سے گاندھی جی کی روح کو خراج عقیدت

نئی دہلی ۲۹ جولائی۔ "پاکستان ہندوستان کمیشن" کے ممبران گاندھی جی کی روح کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے آج راج گھاٹ تشریف لے گئے کمیشن کے صدر نے وہاں ایک مختصر سی تقریر کی اور گاندھی جی کے کام کو سراہا۔

امید ہے کل کمیشن نئی دہلی سے کراچی پہنچ جائے گا۔ اور وہاں حکومت پاکستان کے نمائندوں سے بات چیت کریگا۔ اور خصوصاً وزیر اعظم خان لیاقت علی خاں سے بھی ملے گا۔ جو حال ہی میں قائد اعظم سے ملاقات کے بعد کوئٹہ سے واپس کراچی پہنچے ہیں۔

لڈوگ شیون میں ہولناک تباہی

لڈوگ شیون ۲۹ جولائی۔ فارگن کیمیکل ورکس میں کل رات پھر ایک ہیبتناک دھماکا ہوا جسکی وجہ سے ایک بار پھر شہر ہل گیا۔ صبح کے دھماکوں کیوجہ سے جو خوفناک آگ لگ گئی تھی وہ ابھی سلگ ہی رہی تھی کیمیکل ورکس کے ان دھماکوں کیوجہ سے تقریباً ۲۰۰ آدمی ہلاک اور ۴۰۰۰ زخمی ہو چکے ہیں۔

بہاولپور میں قرآن حکیم کی تعلیم لازمی قرار دے دی گئی

لاہور ۲۹ جولائی۔ ریاست بہاولپور کی حکومت وہاں کے تعلیمی نظام کو اسلامی تعلیمات اور تصورات کے مطابق بنانے کی تجویزوں پر غور کر رہی ہے۔ سردست تمام پرائمری اور مڈل سکولوں میں قرآن کریم کی تعلیم لازمی قرار دی گئی ہے۔ مڈل سکولوں کے نصاب میں تاریخ اسلام بھی شامل کر دی ہے۔ ایک ادارے جامعہ عباسیہ میں مذہبی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام موجود ہے۔ یہاں دو سو طلبہ زیر تعلیم ہیں۔

انڈو حیدرآباد تعلقات پر برطانوی دار العوام میں بحث

لندن ۲۹ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ کل برطانوی دار العوام میں انڈو حیدرآباد جھگڑے پر بحث ہو رہی ہے جو دو گھنٹے تک جاری رہیگی حزب مخالف کے لیڈر مسٹر چرچل بحث میں حصہ لینگے اور تعلقات دولت مشترکہ کے سیکرٹری مسٹر نوئل بیکر حکومت کیطرف سے بحث کا جواب [illegible]

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی
پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا گیا۔

لندن میں الوداعی جلسہ

افریقہ میں احمدیت عیسائیت کو شکست دے رہی ہے (ایک افریقن عیسائی منسٹر)

(از مکرم مولوی مقبول احمد صاحب بی۔ اے۔ واقف زندگی مقیم لندن)

صدر کی افتتاحی تقریر

حضرت مرزا شریف احمد صاحب مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب جو کہ واپس پاکستان تشریف لے جانے والے تھے۔ اور چوہدری عطاء اللہ صاحب جو کہ مغربی افریقہ بطور مبلغ تشریف لے جانے والے تھے کے اعزاز میں ایک خاص میٹنگ ۲ جولائی کو منعقد کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضری اچھی تھی۔ یہ میٹنگ مسجد سے ملحقہ میدان میں منعقد ہوئی میٹنگ کے صدر مسٹر ہیکٹر ہیٹیوز کنگر کونسل رکن پارلیمنٹ تھے جنہوں نے میٹنگ کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کی میٹنگ حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب کے اعزاز میں منعقد کی گئی ہے جو کہ جماعت احمدیہ کے بزرگ اور عالی مرتبہ ہستیوں میں سے ہیں۔ اور مسٹر عطاء اللہ صاحب کے اعزاز میں بھی جو مبلغ کے طور پر افریقہ جا رہے ہیں آج کی مجلس میں مہمان اور میزبان مجتمع ہیں۔ میزبان اپنی محبت اور اخوت جو انہیں رخصت ہونے والے احباب سے ہے کے اظہار کے لئے میٹنگ کا انعقاد کر رہے ہیں اور ان کی دلی خواہش ہے۔ کہ رخصت ہونے والے احباب اپنا سفر بخیر و خوبی طے کر کے بخیریت منزل مقصود تک پہنچیں۔ پاکستان کے متعلق بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان برٹش کامن ویلتھ میں کسی اور سے درجہ میں کم نہیں ہے اور پاکستان اور برطانیہ کی حکومت کے درمیان برادرانہ تعلقات ہیں۔ اور ہم تمام ایک متحد وجود کی طرح ہیں۔ پاکستان اپنے قابل اور لائق لیڈروں کی رہنمائی میں روز بروز ترقی کی طرف جا رہا ہے۔ پناہ گزینوں کا مسئلہ ایک نہایت مشکل اور اہم امر تھا۔ جسے کہ پاکستان کی حکومت نے نہایت تدبر اور انتظام کے ساتھ اور خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ لاکھوں بے خانماں افراد کو آباد کرنا کوئی آسان امر نہ تھا۔ مگر حکومت پاکستان نے اپنی حکمت عملی سے اس اہم کام کو بخیر و خوبی سرانجام دیا۔

پھر تلاوت مسٹر بشیر الدین بلیمنس نے کی اور مسٹر عبدالسلام صاحب آنرز کیمبرج نے تمام احباب کی طرف سے ایڈریس پیش کیا جس میں فرمایا کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو تاریخ احمدیت میں ایک لاثانی درجہ حاصل ہے۔ آپ حضرت مسیح موعود کے فرزند۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے چھوٹے بھائی ہیں حضرت میاں صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے شمار دعائیں جو آپ نے اپنی اولاد کے حق میں فرمائیں۔ حاصل کرنے کا شرف حاصل ہے۔ آپ کے ساتھ بھی کئی پیشگوئیاں وابستہ ہیں ہم نے آپ کے حق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں اور دعاؤں کو پورا ہوتے دیکھا ہمارے لئے ان جذبات و احساسات اور گہری عقیدت کا اظہار ناممکن ہے جو کہ حضرت میاں صاحب کے لئے ہمارے قلوب میں موجزن ہے۔ حضرت میاں صاحب قرآن مجید اور حدیث کے علوم سے بخوبی واقف ہیں۔ اور آپ کے قیام کے دوران میں آپ کے علم سے ہم مستفید ہوتے رہے ہیں اور علمی طور پر آپ کے علم سے ہم مستفید ہوتے رہے ہیں اور علمی طور پر آپ کے وجود سے ہمیں ازحد فائدہ حاصل ہوتا رہا ہے۔

چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لندن کو بجا طور پر یہ فخر حاصل ہے۔ کہ آپ کو حضرت میاں صاحب کی صحبت میں رہنے کا سب سے زیادہ شرف حاصل ہوا ہے۔ کیونکہ حضرت میاں صاحب آپ کے ہاں اس عرصہ میں مقیم رہے ہیں۔ حضرت میاں صاحب نہ صرف یہ کہ دینی علوم میں ماہر ہیں بلکہ سٹیزری کے متعلق بھی آپ کو ازحد واقفیت ہے۔ بہرحال آپ کی لندن میں موجودگی سے ہمیں بے انتہا فائدہ رہا ہے۔ ہمارے لئے آپ کی رہنمائی حاصل کرنے کے مواقع میسر تھے اور دعاؤں کے حصول کا بھی شرف حاصل تھا اب جبکہ آپ ہم سے جدا ہو رہے ہیں ہم آپ سے التماس کرتے ہیں کہ ہمیں اپنی دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔ تمام احمدی احباب کی طرف سے میں حضرت میاں صاحب کی خدمت میں انتہائی دلی محبت، عزت اور عقیدت پیش کرتا ہوں

حضرت میاں صاحب کے ہمراہ چوہدری عبداللہ خان صاحب بھی تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ اپنے پیچھے نہایت خوشگوار یاد چھوڑ چلے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کے اس سفر کو مبارک کرے اور بخیریت منزل مقصود تک پہنچائے۔

چوہدری عطاء اللہ صاحب مغربی افریقہ تبلیغ اسلام کے لئے جا رہے ہیں۔ اس سے قبل آپ نے ۳ سال میں اس فریضہ کو سرانجام دیا۔ اور اب انہیں افریقہ جانے کے لئے ارشاد ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں وہاں عمدہ طور پر خدمات بجا لانے کی توفیق بخشے۔

اس کے بعد چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے ایڈریس پیش کیا۔ اور فرمایا کہ حضرت میاں صاحب اور ہمارے درمیان جو رشتہ ہے۔ وہ آقا اور خادم والا ہے۔ لیکن اس مفہوم میں نہیں جیسا کہ مغرب میں سمجھا جاتا ہے بلکہ جیسے کہ ہم اسے مشرق میں لیتے ہیں۔ جب کہ ایک خادم اپنے آقا کے خادم ہونے پر بجا طور پر فخر کرتا ہے۔ اور اسے عین عزت سمجھتا ہے۔ ہم میاں صاحب کی جدائی کو پسند تو نہیں کرتے مگر چونکہ آپ نے بہرحال جانا ہے۔ اس لئے ہم آپ کو الوداع کہتے ہیں اور التماس کرتے ہیں۔ کہ ہمیں آپ ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

چوہدری عطاء اللہ صاحب کو ہم یہ دوسری دفعہ الوداعی پارٹی دے رہے ہیں۔ جب کہ آپ مغربی افریقہ کو روانہ ہونے والے ہیں۔ پہلی دفعہ اس وقت الوداعی پارٹی دی گئی۔ جب کہ آپ فرانس کو جا رہے تھے۔ آپ مغربی افریقہ جا رہے ہیں تا وہاں کے لوگوں کو یہ پیغام دیا جائے کہ اگر تم حقیقی امن اور خوشحالی پانا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کی حکومت کے ماتحت آجاؤ۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعائیں آپ کے ساتھ ہوں گی۔ ہم بھی دعائیں کریں گے۔

بشیر احمد آرچرڈ کا ایڈریس

برادرم بشیر احمد آرچرڈ نے ایڈریس پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے اس بات کی ازحد خوشی ہوئی ہے اور میرے لئے یہ عزت کا موجب ہے کہ مجھے اس وقت ایڈریس پیش کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ حضرت میاں صاحب سے مجھے اس وقت سے واقفیت ہے۔ جب کہ میں قادیان میں تھا۔ وہاں میں کئی دفعہ آپ کی صحبت سے مستفید ہوا اور جب بھی میں آپ کے ہاں گیا۔ آپ ہمیشہ خندہ پیشانی سے پیش آئے اور مجھے آپ نے دلی خوش آمدید کہا۔ اور ہمیشہ مشفقانہ سلوک کیا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے صادقوں کی صحبت اختیار کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ سو مجھے اللہ تعالیٰ نے قادیان میں یہ موقعہ بہم پہنچایا کہ علاوہ دیگر بزرگوں کے میں آپ کی صحبت سے بھی مستفید ہوتا رہا۔ اور لندن میں بھی آپ کی صحبت سے مستفید ہونے کا موقعہ ملتا رہا حضرت میاں صاحب کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی ہے کہ "بادشاہ آیا" جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو ایک اعلیٰ پوزیشن حاصل ہوگی ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس پیشگوئی کا ظہور جلد فرمائے

چوہدری عبداللہ خان صاحب سے مجھے اسلام قبول کرنے سے پہلے کی واقفیت ہے اور وہ اصل میں مجھے پہلے اسلام کے متعلق کچھ علم نہ تھا۔ آپ سے تبادلہ خیالات اور گفتگو کرنے کے نتیجہ میں میں اسلام کی اصل حقیقت سے واقف ہوا اور اس سے دلچسپی پیدا ہوئی

چوہدری عطاء اللہ صاحب واقف زندگی مغربی افریقہ تبلیغ کے لئے جا رہے ہیں جہاں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں کافی کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ حال ہی میں میں افریقن منسٹری سے گلاسٹر میں ملا۔ اس نے بتلایا کہ میں اس بات کے اظہار سے شرمندگی محسوس کرتا ہوں۔ کہ افریقہ میں عیسائیت کی نسبت اسلام اب زیادہ پھیل رہا ہے۔ سو میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی وہاں جا کر عمدہ طور پر اشاعت اسلام کی توفیق عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ لوگ آپ کے ذریعہ اسلام کے چشمہ سے سیراب ہوں۔ آخر میں سب رخصت ہونے والے دوستوں کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کو بخیریت منزل مقصود تک پہنچا دے

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کا جواب

اس کے بعد حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ جب میں نومبر ۱۹۴۷ء میں آیا۔ تو خیال تھا کہ چند ہفتے یہاں ٹھہروں گا مگر حالات کے مطابق مجھے لمبا عرصہ ٹھہرنا پڑا۔ ہمارا یہ لندن کا مشن ۱۹۱۱ء میں شروع کیا گیا۔ اور ہماری اس مسجد کا سنگ بنیاد ۱۹۲۴ء میں رکھا گیا۔ اور ۱۹۲۶ء میں اس کا افتتاح ہوا اس مشن کے قیام کا یہ مقصد تھا کہ تا اسلام کو پھیلایا جائے اور یورپ کو اسلام کے اصول سے آگاہ کیا جائے اور ان غلط فہمیوں کو دور کیا جائے جو عموماً ایک دوسرے کے درمیان موجود ہیں جن کی وجہ سے ہمارے اور یورپین لوگوں کے درمیان نفرت کے جذبات پلتے ہیں اور تا انہیں معلوم ہو کہ ہم آپس میں اکٹھے اور برادرانہ طور پر رہ سکتے ہیں ہمارا یہ فرض ہے۔ کہ ہم مغربی لوگوں کے اطوار و عادات اور رجحان کو معلوم کریں اور ان کی مشکلات کو اچھی طرح سمجھیں جن کی وجہ سے وہ اسلام کے قبول کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں اور اگر مغربی لوگ مشرقی لوگوں کو اور مشرقی لوگ مغربی لوگوں کو سمجھ لیں تو ہمارا مستقبل شاندار بن سکتا ہے۔ آخر میں میں اپنے مسلم اور عیسائی بھائیوں سے کہتا ہوں۔ کہ وہ ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اگر ایسا ہو جائے تو کافی حد تک اعلیٰ تعلقات قائم ہو سکتے ہیں

صدر جلسہ کے ریمارکس

حضرت میاں صاحب کے ایڈریس کے جواب کے بعد صاحب صدر نے فرمایا کہ آپ نے جس نظریہ کا اظہار فرمایا ہے۔ وہ واقعی نہایت اعلیٰ ہے اور میں تسلیم کرتا ہوں کہ ہم نے واقعی ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ ہمیں دوسری قسم کو سمجھنے کے لئے اس کی کتاب سے ہی سمجھنے کی ضرورت نہیں

All Prevailing wisdom of God

سے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے نیز فرمایا کہ آپ کے لیکچر سے میں نے محفوظ اصول اخذ کئے علمی اور روحانی اعتبار سے

روزنامہ الفضل

۳۰ جولائی ۴۸ء

افغانستان کی دورخی پالیسی

افسوس ہے کہ ابھی تک پاکستان اور افغانستان کے تعلقات کوئی متعین صورت اختیار نہیں کرسکے اور آئے دن ایسی خبریں سننے میں آتی ہیں۔ کہ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ افغانستان دورخی پالیسی چلا رہا ہے بظاہر تو وہ یہی کہتا ہے۔ کہ افغانستان پاکستان سے محبانہ اور ہمدردانہ تعلقات قائم کرنے کا بڑا متمنی ہے۔ لیکن درپردہ وہ ایسی راہ چل رہا ہے۔ کہ جو ہرگز دونوں کو اس دوستی اور اشتراک کی منزل تک نہیں پہنچا سکتے بلکہ بجائے ممکن ہے کسی وقت بالکل ہی متضاد سمتوں کی طرف چلا دے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کی تازہ اطلاع ہے۔ کہ حکومت افغانستان نے سرحد کے شاعروں۔ ادیبوں اور اخبار نویسوں کو اگست کے آخری ہفتہ میں کابل میں افغانستان کی سالانہ تقریب پر مدعو کیا ہے۔ اسی خبر میں یہ بھی یاد دلایا گیا ہے۔ کہ گزشتہ سردیوں میں افغانستانی پریس کے محکمہ کے ایک بہت بڑے رکن نے صوبہ سرحد کا دورہ کیا تھا اور سرحد کے ادیبوں کو گانٹھنے کی کوشش کی تھی۔ اور دارا باب جا کر سرخپوش لیڈر خان عبدالغفار سے بھی ملے تھے۔

موجودہ دعوت کی بظاہر غرض یہ بتلائی گئی ہے کہ افغانستان اور سرحد کے درمیان تعلقات کی تجدید و تسدید کی جائے۔ مدعوئین میں سرحد جرنلسٹ ایسوسی ایشن کے صدر اور ریڈیو پاکستان کے دو افسر اور کچھ پشتو کے شعرا شامل ہیں۔

پاکستان اور افغانستان کے دوستانہ تعلقات کا معاملہ نہائت اہم ہے۔ اور پاکستان کے لئے یہ ناگزیر ہے۔ کہ وہ جلد از جلد ان تعلقات کو کسی متعین صورت میں لانے کے لئے جہاں تک ہوسکے کوشش کرے۔ اس معاملہ کی اہمیت پر زور دینے کی چنداں ضرورت نہیں۔ ہم نے بار بار عرض کیا ہے۔ کہ جب تک اسلامی ممالک اپنے ذاتی اور خود غرضانہ مفاد کو اسلامی اشتراک و امداد باہمی کے اصول کے سامنے نظر انداز نہ کردیں گے۔ اور ایک متحدہ مشترک پالیسی نہ اختیار کرلیں گے۔ وہ مغربی اقوام کو پنجہ حرص و آز کا شکار ہونے سے بچ نہیں سکیں گے۔

اسلام کی آغوش اس قدر وسیع اور ہموار کر دینے والی ہے۔ کہ اس میں مختلف اقوام اپنی اپنی جداگانہ قومی علامات کو قائم رکھتے ہوئے بھی نہائت مشفقانہ اور برادرانہ زندگی بسر کرسکتی ہیں۔ کسی اسلامی حکومت کے لئے زیبا نہیں ہے۔ کہ وہ کسی لالچ کے واسطے اپنی بگاڑ کی طرح رکھے۔ اور ایسے معاملات کو طول دے جس سے دو مسلمان قومیں آپس میں گتھم گتھا ہوتی رہیں۔ بلکہ ہر اسلامی حکومت کو چاہیئے۔ کہ وہ دوسری اسلامی حکومت کو بھی اپنی ہی حکومت سمجھے۔ اور جہاں تک ممکن ہو جو روکیں ایک قوم کو دوسری سے جدا کرتی ہیں۔ درمیان سے ہٹا دے۔

جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا ہے ہمیں نہائت افسوس ہے کہ افغانستان اس معاملہ پر اس اسلامی یکجہتی کے نقطۂ نظر سے بالکل غور و خوض نہیں کررہا۔ اور اس نے ایسی دورخی پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ جو دونوں ملکوں کے مفاد کے صریح خلاف ہے۔ اور وہ پاکستان کی نوزائیدہ اسلامی حکومت کو اس دورخی پالیسی سے خوفناک ورطۂ اضطراب میں ڈالے رکھنا چاہتا ہے ایک طرف تو وہ پاکستان سے اچھے تعلقات کے اعلان پر اعلان کرتا ہے۔ اور دوسری طرف وہ ایسی مذبوحی حرکات کا مرتکب ہورہا ہے کہ پاکستان کو اس کے خلاف شبہات کا موقعہ ملتا ہے۔ اس لئے اب یہ نہائت ضروری ہوگیا ہے۔ کہ پاکستان افغانستان سے مطالبہ کرے۔ کہ وہ اپنی ایک پالیسی متعین کرے۔ اور ایسا غیر اسلامی وطیرہ اختیار نہ کرے جو دونوں کے لئے بعد میں مشکلات کا باعث ہو۔

پاکستانی روئی

چونکہ پاکستان کی روئی مصری روئی سے بہتر اور امریکن روئی کا مقابلہ کرتی ہے سال ۴۸-۴۹ء کے لئے پچاس سے زیادہ ملکوں نے پاکستانی روئی حاصل کرنے کی درخواست دے رکھی ہے ان میں انگلینڈ۔ سوویٹ روس۔ جاپان۔ جرمنی۔ سپین ہالینڈ۔ بلجیم۔ پولینڈ۔ رومانیہ وغیرہ ممالک بھی شامل ہیں۔ پاکستان اور ہند کے درمیان جو تبادلہ اشیاء کا معاہدہ ہے۔ اس کے مطابق پاکستان ہند کو ہفتہ لاکھ روئی کے گٹھے دیگا۔

ہماری دلی خواہش ہے کہ ہند اور پاکستان کے تجارتی تعلقات ایسے مستحکم ہوں کہ دونوں کا کسی بیرونی ملک سے زیادہ واسطہ نہ رہے۔ اور دونوں باہم ایسی اشیاء کا تبادلہ ایسے طریق سے منظم کرلیں۔ کہ ایک دوسرے کی ضروریات پوری ہوتی رہیں۔ اس سے دونوں ملکوں کو آمد و رفت کے اخراجات کی بچت کے علاوہ اور بھی بہت سے معاشری اور ثقافتی فائدے ہیں۔ جن کی تفصیل بیان کرنا لاحاصل ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ ہندیونین باہمی معاہدات کو اس وقت بالکل بے پرواہی سے دیکھتی ہے۔ اور ان کی تعمیل میں دیدہ دانستہ کوتاہی برتتی ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ الٹا الزام پاکستان پر رکھتی ہے۔ روئی اور کپڑے کے تبادلہ ہی کو دیکھ لیجیئے حکومت ہند نے ابھی تک مطلوبہ کپڑے کا کوئی انتظام نہیں کیا۔ بلکہ قیمتیں اتنی زیادہ ہوگئی ہیں۔ کہ شائد پاکستان خرید نہ سکے۔ اس لئے مجبور ہو کر اس نے اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے دوسرے ممالک سے مدد لینے کا فیصلہ کیا ہے۔

ہمیں اس پر زیادہ توجہ دلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ دونوں ملکوں کے لئے یہی بہتر ہے۔ کہ وہ ایسی چیزوں کے باہمی تبادلہ میں آسانیاں پیدا کریں۔ جو ایک کو دوسرے سے مل سکتی ہیں۔

شاہ انگلستان کے نام خط

حکومت ہند نے اس امر کو تسلیم کرلیا ہے۔ کہ انڈین کسٹم والوں نے مسٹر رچرڈ بیونٹ نظام کے مشیر آئینی مسٹر والٹر مانکٹن کے سیکرٹری کی ولنگڈن کے اڈہ پر تلاشی لی اور نظام کے اس خط کو بھی کھول لیا۔ جو انہوں نے شاہ انگلستان کے نام روانہ کیا تھا۔

حکومت ہند نے اپنی صفائی میں کہا ہے کہ اس خط کے متعلق شبہ تھا کہ یہ بادشاہ کے نام محض دھوکہ کے لئے ایڈریس کیا گیا ہے دراصل ان کے نام نہیں۔

اپنی بے ضابطگی کی پردہ پوشی کے لئے اب تصریح کرنے پر مجبور ہوئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ لفافہ قطعاً مشکوک نہیں تھا۔ بلکہ حکومت ہند چاہتی تھی۔ کہ اسے معلوم ہوجائے کہ بادشاہ کو کیا لکھا گیا ہے۔ اس کا مشکوک ہونا محض ایک بہانہ ہے۔ جو پہلے ہی یا بعد میں سوچا گیا ہے افسوس ہے حکومت ہند نے تمام مراسم رواداری کو یک لخت فراموش کردیا ہے۔ اور نظام کی دشمنی نے اسکو اتنا بے پرواہ کردیا ہے کہ وہ ایک ایسے بادشاہ کے خط کو بھی مشکوک نظروں سے دیکھتی ہے۔ جس کی وفاداری کا جوا ابھی پورے طور پر اس کے کندھوں سے نہیں اترا۔

برطانیہ کے لئے یہ ایک لمحہ فکریہ ہے۔ اور اسے سمجھنا چاہیئے۔ کہ آئندہ کیا ظہور میں آنے والا ہے۔ بے شک وہ ہند کو خوش کرنے کے لئے انصاف و عدل کو بھی خیرباد کہنے کے لئے تیار ہے۔ مگر ممکن ہوسکتا ہے۔ کہ کسی وقت یہ بے جا رعائتیں خود اس کے لئے بھی غیر مفید ثابت ہوں۔

پنجاب پبلک لائبریری

پنجاب پبلک لائبریری لاہور پاکستان کی سب سے بڑی لائبریری ہے۔ جس سے پاکستانی عوام علمی استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔ افسوس ہے کہ اس لائبریری کے کھلنے کے اوقات اس قسم کے ہیں۔ کہ پبلک اس سے خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھا سکتی۔

مثلاً آجکل رمضان المبارک کی وجہ سے شام کو تو ویسے ہی لائبریری بند رہتی ہے۔ لیکن صبح بھی اسکے کھلنے کے اوقات ایسے ہیں۔ کہ ملازم طبقہ بالکل فائدہ نہیں اٹھا سکتا صرف اتوار کو ملازمین کے لئے موقعہ ہوتا ہے۔ لیکن اس دن بھی بہت تھوڑا وقت لائبریری کھلتی ہے۔ حالانکہ اگر کسی اور دن تعطیل کرلی جائے۔ تو اتوار کو زیادہ وقت کے لئے لائبریری کھولی جاسکتی ہے۔

سید عبدالرحمٰن صاحب امریکہ کی طرف سے درخواست دعا

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

عزیز سید عبدالرحمٰن صاحب امریکہ سلسلہ کے ایک نہائت مخلص نوجوان ہیں اور ہمیشہ جماعتی کاموں میں بڑے شوق اور خاص جذبۂ قربانی کے ساتھ حصہ لیتے ہیں۔ ان کا ایک تار میرے نام آیا ہے۔ جس میں وہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت ام المومنین اطال اللہ ظلہا اور دیگر بزرگان جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ میں حضرت صاحب اور حضرت اماں جان کی خدمت میں علیحدہ خط کے ذریعہ عرض کررہا ہوں۔ اور اس اعلان کے ذریعہ جماعت کے دوستوں سے تحریک کرتا ہوں۔ کہ سید صاحب موصوف کے لئے دعا کی جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کا اور ان کے اہل و عیال کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ اور ان کی نیک خواہشات کو پورا فرمائے۔ اور ان کے کاروبار میں برکت اور ترقی عطا کرے۔ تا وہ سلسلہ کی بیش از بیش خدمت کرسکیں۔ آمین

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۸/۷/۴۸

ہم کیسا نظام شریعت چاہتے ہیں

از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب واقف زندگی

غلامانِ نفس کا مطالبہ

ہم ایسا نظام شریعت جاری کرنا چاہتے ہیں۔ جس کے سایہ میں ہم شریعت اسلامیہ کی جو بھی تشریح کریں۔ لوگ اسے وحی آسمانی سمجھ کر مان لیں اور کسی کی یہ مجال نہ ہو۔ کہ وہ اس کا انکار کر سکے لیکن اگر کوئی اور شخص اسلام کے کسی مسئلہ کی کوئی ایسی تشریح کرے۔ جو قرآن کے مطابق ہو حدیث بھی اس کی تائید کرتی ہے عقل بھی اسے صحیح مانتی ہے۔ لیکن ہماری رائے اس کے خلاف ہے۔ تو ایسی تشریح کرنے والے کو مرتد اور واجب القتل قرار دے کر فوراً موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ علاوہ ازیں یہ بھی ضروری ہے۔ کہ اس نظام شرعی میں ہم جو چاہیں کریں۔ جس طرح چاہیں زندگی بسر کر سکیں۔ کسی کی مجال نہ ہو۔ کہ وہ ہمارے کسی فعل پر نکتہ چینی کرے۔ ہاں ہمیں یہ حق شرعی طور پر ملنا چاہیئے۔ کہ ہم ہر شخص کے محاسب اور مصیطر بن کر اس کے ہر فعل کی نگرانی کر سکیں اور اپنی مرضی کے مطابق جو چاہیں اسے سزا دے سکیں۔ نہ ہم سے کوئی باز پرس کرنے والا ہو۔ اور نہ ہم کسی کے سامنے جواب دہ ہوں۔ کیونکہ ہم علمائے دین ہیں۔ اور باقی سب دنیا جاہل اور جاہل کو کوئی حق نہیں کہ وہ ایک عالم دین سے اس کے کسی فعل یا اقدام کی دلیل دریافت کرے۔ ایسا کرنا علم دین کی توہین ہے۔ اور اس کا مرتکب ہرگز دائرہ اسلام میں رہنے کے قابل نہیں۔ اگر ہم اپنی عمر کا بہترین حصہ فلسفہ یونانی کی بیہودہ فرسودہ کتب کے پڑھنے میں صرف کر دیں۔ اور آخر میں تفسیر و حدیث کی بھی ایک آدھ کتاب کا سرسری مطالعہ کر لیں۔ تو ہمیں عالم دین اور مذہبی پیشوا تسلیم کر لیا جائے۔ اور بین الاقوامی سیاسیات کے ماہرین میں ہمارا شمار ہو۔ مذہب یا سیاست کے متعلق جو کچھ بھی اناپ شناپ ہماری زبان و قلم سے نکلے۔ اسے مذہبی تقدس حاصل ہو۔ اور اس سے سرمو اختلاف بھی کفر و الحاد تک پہونچانے کے لئے کافی ہو۔ کیونکہ ہم نے علم حاصل کرنے میں بڑی محنت کی ہے۔ آخر کچھ تو ہماری محنت کا بدلہ ملنا چاہیئے۔ پھر اس نظام شرعی میں ہمارا یہ حق بھی تسلیم کیا جائے۔ کہ ہم جس کا جو چاہیں نام رکھیں کسی کو مرزائی یا قادیانی کہیں تو ہماری مرضی کسی پر ہماری شمشیر زبان رافضی و خارجی بنکر برسے تو ہماری منشا کسی کو ملحد و زندیق کے نام سے ہم یاد کریں۔ تو ہمارا اختیار ہمیں تنابزو بالالقاب کے چاروں در ہمارے لئے کھلے ہوں۔ نہ ہمارے لئے کوئی ضابطہ اخلاق ہو۔ اور نہ کوئی پابندی۔ ہم پبلک کو جس طرح اکسائیں ہمیں کوئی روکنے والا نہ ہو۔ لیکن اگر کوئی دوسرا شخص ہمیں دقیانوسی ملا کہہ دے۔ یا مذہب و سیاست سے نابلد مولوی کے نام سے یاد کرے۔ تو وہ بڑا ہی بداخلاق ہے۔ اس نے علمائے دین کی توہین کی ہے۔ ہمارا نظام شریعت ایسے شخص کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتا۔ اسے فوراً قتل کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ اس نے اسلام کی توہین کی ہے۔

اسی طرح اس نظام شریعت میں جس کے جاری کرنے کا ہم مطالبہ کر رہے ہیں۔ ہماری عزت و تکریم کے لئے خاص قوانین بنائے جائیں۔ حامی دین قامع بدعت۔ محی السنت۔ مجدد ملت۔ حضرت مولانا اور اسی قسم کے بیسیوں القاب ہمارے لئے ریزرو کر دیئے جائیں۔ اور ہر شخص کے لئے واجب ہو۔ کہ وہ ہمارے تقدس کا خیال رکھے۔ لیکن ہمارے لئے کسی کی تعظیم و تکریم واجب نہ ہو۔ ہم جب چاہیں اس کی پگڑی اچھال دیں۔ اور جس کو چاہیں ذلیل و رسوا کریں۔ کیونکہ ہم علمائے دین ہیں۔ اور ہماری شان راہ نمائی اسی طرز عمل کی مقتضی ہے۔ ورنہ لوگوں پر سے ہمارا رعب اٹھ جائے گا۔ اور نظام شریعت درہم برہم ہو جائے گا۔

اس نظام شرعی میں ہمیں ہر قسم کی بدظنیوں سے کام لینے کی اجازت بھی ہو۔ کیونکہ نظام شریعت کا قیام ایک نیک مقصد ہے۔ اور اگر ایک نیک مقصد کسی کے خلاف جھوٹ بولکر ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ تو اس میں آخر حرج ہی کیا ہے۔ اس لئے جو شخص بھی ہماری تفسیر کے مطابق نظام شریعت کے قیام کا مخالف ہے۔ اسے ہر رنگ میں بدنام کرنا ہمارا حق ہے۔ اس لئے یہ بہتان شائع کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ کہ امریکہ میں پاکستان کے وزیر خارجہ سکھوں سے سازباز کر رہے ہیں۔ قادیان کے بدلے پاکستان کو بیچنے کی سازش ہو رہی ہے۔ پاکستان کا وزیر خارجہ بالکل نا اہل ہے کیونکہ وہ قادیانی ہے۔ یہ قادیانی پاکستان کے پکے دشمن ہیں۔ اور نہیں چاہتے کہ پاکستان میں شریعت کا نفاذ ہو۔ دراصل یہ لوگ اندر سے مرزا صاحب کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ ان کا قبلہ قادیان ہے۔ صرف مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے اوپر اوپر سے کعبہ کی طرف مونہہ کر کے نماز پڑھ لیتے ہیں۔ یہ دکھاوا ہے۔ ورنہ ان کے دل میں نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دشمنی بھری ہوئی ہے۔ کوئی نبی بھی ان کی توہین سے نہیں بچا۔ حتیٰ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انہوں نے سخت توہین کی ہے۔ جہاد کے یہ لوگ منکر ہیں۔ اور انگریزوں کے جاسوس ہیں۔ غرض دنیا جہان کی جو برائی ہے۔ وہ ان میں پائی جاتی ہے۔ اور اس کی وجہ محض یہی ہے۔ کہ یہ لوگ ہماری ہاں میں ہاں ملانے کے لئے تیار نہیں۔ اور اس طرح ہمارے متوقع اقتدار میں سد راہ ہو رہے ہیں۔ اور ہمیں یہ اجازت نہیں دیتے۔ کہ ہم انہیں مرتد قرار دے کر قتل کرا دیں اگر یہ سب باتیں جھوٹ ہیں۔ تو بھی ان کی اشاعت ضرور ہونی چاہیئے۔ تاکہ عام پبلک ان لوگوں کے خلاف بھڑک اٹھے۔ اور ان کی معقول باتوں کو سننے سے انکار کر دے۔ باقی رہی یہ بات کہ ہم اپنے مطالبہ میں مخلص نہیں۔ اس مطالبہ کے پیچھے ہوس اقتدار یا جہالت کام کر رہی ہے۔ اور ہماری جدوجہد کے نتیجہ میں انتشار اور فتنہ و فساد کی آگ بھڑک اٹھے گی یا پہلے بھی ہم پاکستان کے قیام کے مخالف تھے۔ اور اب پاکستان کی بقا کے دشمن ہیں۔ تو یہ سب کچھ ہم پر بہتان ہے۔ اور ہماری نیتوں پر حملہ ہے۔ کیا کسی نے ہمارا دل چیر کر دیکھا ہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ ہمیں بغیر مقدمہ چلائے قید کیا جا رہا ہے۔ اور ہماری سرگرمیوں پر پابندیاں لگائی جا رہی ہیں۔ یہ علمائے دین کی سخت توہین ہے۔ اسے ہرگز برداشت نہیں کیا جائیگا

رہا یہ امر کہ ہم کیوں اپنے مخالفین کے خلاف جھوٹ بولتے ہیں بدظنی اور بہتان کا طریق اختیار کرتے ہیں۔ تو ہمارا معاملہ اور ہے۔ ہم تو ایک نیک مقصد کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ اور جب دیکھتے ہیں۔ کہ کسی جگہ اس مقصد کے حصول میں جھوٹ اور بہتان سے کام چلتا ہے۔ تو اس راستہ کو اختیار کرنے میں ہم کوئی مضائقہ نہیں دیکھتے۔ لیکن کسی دوسرے کو یہ حق نہیں۔ کہ وہ ہمارے متعلق کوئی سچی بات بھی کہے یا ہمارے رویہ پر نکتہ چینی کرے۔ اسلام نے علمائے دین کو ہی راہ نمائی کا شرف بخشا ہے۔ اس لئے اگر ہمارا معاملہ دوسروں سے مختلف نہ ہو۔ تو ہماری شان راہ نمائی کا کیا فائدہ اور ہمارے عالم دین ہونے سے کیا حاصل۔

اس میں شک نہیں کہ ہم پہلے پاکستان کے مخالف تھے اور یہ بھی سچ ہے کہ مسلم لیگ کی جدوجہد شریعت کے بالکل خلاف تھی اور اس جدوجہد میں کسی رنگ کی شرکت باطل پرستوں کے ہاتھ مضبوط کرنے کے مترادف تھی اور ہر سچے مسلمان کے لئے ضروری تھا کہ وہ اس غلط کار گروہ کو کسی قسم کی مدد نہ دے۔ اس لئے ہم علمائے دین نے یہ فتویٰ صادر کر دیا تھا کہ پاکستان کے حق میں ووٹ ڈالنا بھی خلاف شریعت ہے۔ لیکن باوجود ہماری اس مخالفت کے جب پاکستان سچ مچ قائم ہو گیا۔ تو اچانک ہم پر یہ راز منکشف ہوا کہ پاکستان کے بننے سے تو نظام شریعت کے قائم کرنے کا نصف راستہ طے ہو گیا ہے۔ اور ہمارے اقتدار کے امکانات زیادہ روشن ہو گئے ہیں۔ اب اگر ہم اس سنہری اقتدار کا مطالبہ نہ کریں۔ تو پھر ہم سے زیادہ موقع ناشناس اور کون ہوگا؟

؟

تبلیغ کا فریضہ ادا کر رہا ہے کون
تعمیل حکم ربِّ علا کر رہا ہے کون

نکلا ہے کون سانس میں قرآں لیے ہوئے
بیتاب تیکدوں کی فضا کر رہا ہے کون

بے اختیار سجدے میں پھر کون گر پڑا
تسبیح سے پُر ارض و سما کر رہا ہے کون

پھیلا رہا ہے کون شمیمِ گلِ حجاز
اونچا لوائے صلِّ علیٰ کر رہا ہے کون

اس کی دُعا کا میری دعا میں بھی ہے اثر
تنویر میرے ساتھ دُعا کر رہا ہے کون

درخواست دعا

سندھ میں بعض احمدی نوجوان ایک قتل کے مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کی باعزت رہائی کے لئے دعا فرمائیں۔

باقی رہی یہ بات کہ اب کشمیر کی جنگ پاکستان کے استحکام کے لئے لڑی جارہی ہے۔ اور اگر کشمیر ہمارے ہاتھ سے جاتا رہا تو پاکستان خطرناک مصائب و مشکلات سے گھر جائیگا۔ تو یہ سب باتیں بالکل ٹھیک ہیں۔ لیکن اس جنگ میں ہم حصہ نہیں لے سکتے کیونکہ یہ ہمارے نظام شریعت کے خلاف ہے۔ ہاں اگر اس کے باوجود مجاہدین نے کشمیر کی جنگ جیت لی اور کشمیر پاکستان میں شامل ہوگیا۔ تو سب سے پہلے ہم ہوں گے جو یہ مطالبہ کریں گے کہ یہ فتح ہماری قربانیوں کے نتیجہ میں حاصل ہوئی ہے۔ جنگ لڑتے ہوئے اعلان کیا گیا تھا کہ کشمیر میں شریعت کا نفاذ ہوگا۔ اس لئے اب سارے کشمیر کا نظم و نسق ہمارے سپرد کر کے فتح کرنے والے سب مجاہدین کشمیر سے رخصت ہو جائیں۔ کیونکہ ہم نے یہاں اپنا نظام شریعت جاری کرنا ہے اور جب تک کہ اقتدار ہمارے ہاتھ میں نہ ہو ہم یہ نظام جاری نہیں کر سکتے

ہم تو ایسا نظام شریعت جاری کرنا چاہتے ہیں۔ جس میں آسانی کے ساتھ ہم برسر اقتدار آجائیں۔ نہ ہمیں مال خرچ کرنا پڑے اور نہ قربانی دینی پڑے۔ لیکن اگر یہ مصیبت آنی ہے اور ہمیں تلوار ہی اٹھانی ہے۔ تو پھر یہ تلوار مسلمانوں کی ہی گردنیں کاٹنے کے لئے نیام سے نکلے گی کیونکہ ہندو اور سکھ کو قتل کرنا تو ہمارے نظام شریعت کے خلاف ہے۔ اس لئے جو ہم کر سکتے ہیں وہ یہی ہے کہ جو مسلمان ہندو اور سکھ کی کرپان سے بچیں وہ ہماری اس تلوار کا لقمۂ تر بننے کے لئے تیار رہیں یا پھر ہمارے اقتدارِ اعلیٰ کو تسلیم کر کے ہمارے زیر فرمان ہو جائیں۔

ہم تو ایسا نظام شریعت جاری کرنا چاہتے ہیں۔ جس میں اقلیتوں سے ہمارا معاہدہ تو یہی ہو کہ انہیں ہر قسم کی مذہبی اور سماجی آزادی حاصل ہوگی۔ ان سے مساوات کا سلوک کیا جائیگا ان کی جان مال اور عزت کی حفاظت ہمارا مذہبی فرض ہوگا۔ لیکن عملاً ہم وہی کریں گے۔ جو انڈین یونین آج مسلمانوں کے ساتھ کر رہی ہے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر ہمارا سلوک سخت گیرانہ ہوگا۔ ہمارے نظام شریعت میں کسی اقلیت کو یہ اجازت نہیں ہوگی کہ وہ حکومت میں عمل و دخل کا بھی ہم سے مطالبہ کرے کیونکہ حکومت کے تو صرف ہم ہی اہل ہیں۔ اس لئے ہر اقلیت کو ہماری امتیازی شان کے آگے سر تسلیم خم کرنا ہوگا۔ اور جس قسم کی سواری کو ہم استعمال کرتے ہیں اس قسم کی سواری پر اقلیت کا کوئی فرد سوار نہیں ہو سکے گا۔ شریفانہ لباس زیب تن کرنے کی اسے اجازت نہیں ہوگی۔ ایک مخصوص لباس اسے پہننا ہوگا۔ جو اس بات کی علامت ہو کہ وہ ہماری رعایا ہے اور ہم ان سے جزیہ وصول کرتے ہیں۔ وہ اپنے گھر بھی ہمارے گھروں کی طرح نہیں بنا سکیں گے۔ کیونکہ اس سے ہماری شان حکومت میں فرق آتا ہے۔ یہ سب زریں اصول اپنے اندر بڑی حکمت رکھتے ہیں اور ہم ان کا فلسفہ ایسے عمدہ پیرائے میں درج کر سکتے ہیں کہ خود اقلیت والے عش عش کر اٹھیں اور وہ قائل ہو جائیں کہ یہ قوانین ان کے خاص فائدے کے لئے ہی وضع کئے گئے ہیں اور یہ قوانین ہیں بھی ضروری کیونکہ جس نظام شریعت کو ہم جاری کرنا چاہتے ہیں۔ اس کا یہی منشاء ہے اور ہماری کتب فقہ میں ایسا ہی لکھا ہے

غلامانِ محمدؐ کا مطالبہ

خداوند تعالیٰ رب العالمین ہے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ ہم بھی اس کی صفت ربوبیت کے مظہر اتم ہوں۔ ہمارے دل ہر قسم کے تعصب اور کینہ و بغض سے پاک ہوں۔ ہمارا وجود لوگوں کے لئے آیۂ رحمت ہو اور دنیا یہ محسوس کرے کہ انہیں ہمارے وجود کی ضرورت ہے تاکہ لمبے عرصے تک خداوند تعالیٰ ہماری جدوجہد کو قائم رکھے اور دنیا میں اپنی بادشاہت قائم کرنے کا ہمیں ہی ذریعہ بنائے۔ کیونکہ وہ اپنے ازلی قانون اما الزبد فیذھب جفاءً واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض کے ماتحت صرف انہیں چیزوں کی حفاظت کرتا ہے۔ جو اس کے نظام میں مفید ہیں اور دنیا کو ان کی ضرورت ہے

.. پس ہم ایسا نظام شریعت نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ جس کی بنیاد اسی پاکیزہ اصول پر ہو اس نظام میں محبت و الفت کا دور دورہ ہو ظلم و تعدی سے یہ نظام پاک ہو ورنہ یہ نظام کبھی بھی استحکام حاصل نہیں کر سکے گا۔ کیونکہ خداوند تعالیٰ ایسا ہرگز نہیں کرنے کہ ایک ظالم جماعت جو اپنے نام پر ظلم کر رہی ہے اسے ہٹا کر اس کی جگہ ایک اور ظالم جماعت کو کھڑا کریں جو اس کے نام پر اس کی مخلوق پر ظلم کرنا شروع کر دے۔

ہم ایسا نظام شریعت جاری کرنا چاہتے ہیں۔ جس کے چلانے والے دیانت اور تقویٰ کی ایسی اعلیٰ طاقتیں اپنے اندر رکھتے ہوں کہ طاقتور آدمی انہیں کمزور ترین انسان نظر آئے اور کمزور انسان ان کے نزدیک طاقتور ترین ہو تاکہ طاقتور سے حق لینے میں انہیں کسی قسم کا ڈر محسوس نہ ہو اور کمزور کو حق دلانے میں وہ سستی اور لاپرواہی سے کام نہ لیں ہم ایسے نظام شریعت کا مطالبہ کرتے ہیں۔ جس میں برسر اقتدار لوگ مخلوق خدا کی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہوں بغض کینہ سے ان کی ذات بلند ہو۔ ان کی جدوجہد نفسانی اغراض سے پاک ہو اور اپنی غریب رعایا کے ساتھ ان کا سلوک ایسا مشفقانہ ہو جیسے باپ اپنے بیٹوں کے ساتھ شفقت کرنے کا سلوک کرتا ہے۔ کیونکہ یہ صفات ان کے حاکمانہ اقتدار کو اور زیادہ بلند کریں گی اور لوگ خود بخود آکر ان کے سامنے اپنے قصوروں کا اقرار کریں گے اور ان سے التجا کریں گے کہ وہ اس گناہ کی نجاست سے انہیں پاک کریں بالکل اسی طرح آقائے دوجہاں سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور آپ کے صحابہ اپنے جرموں کا اقرار کر لیا کرتے تھے۔ کیونکہ انہیں یقین تھا کہ ہمارا شفیق آقا ہمارے متعلق جو بھی فیصلہ کریگا وہی ہمارے لئے برکت و رحمت اور ابدی نجات کا باعث ہوگا۔

ہم ایسے نظام شرعی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ جس کے پرچار کرنے والے اعلےٰ درجے کا پاک نمونہ اپنے ساتھ رکھتے ہوں اگر وہ نماز کا حکم دیں تو خود پکے نمازی ہوں روزے کی تلقین کریں تو خود روزے کے پابند ہوں۔ اگر سرمایہ داری کی مذمت کریں تو خود ان کا عمل بھی سرمایہ داری کا دشمن ہو اگر وہ لوگوں کو قومی مفاد کی خاطر چندہ دینے کی تحریک کریں تو خود سب سے بڑھ کر اس تحریک میں حصہ لینے والے ہوں۔ غرض ان کا عمل بتا رہا ہو کہ اگر انہیں دنیا میں تمکنت و شوکت حاصل ہو جائے تو اس سے وہ ناجائز فائدہ نہیں اٹھائیں گے۔ بلکہ پہلے سے بھی زیادہ تواضع اور خاکساری کی صفات کا مظاہرہ کریں گے اور لوگوں میں نیکی اور تقویٰ کی اشاعت ان کا مقصد زندگی ہوگا۔ ہم ایسے نظام شریعت کا مطالبہ کرتے ہیں۔ جس میں ہر شخص کو مذہبی آزادی حاصل ہوگی اور اسے اجازت ہوگی۔ کہ وہ اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے ہاں دوسرے کے مذہب پر ناواجب نکتہ چینی اور کسی پر ناجائز دباؤ قانوناً جرم ہوگا۔ لیکن اس آزادی کے باوجود اگر ہمارا مخالف صرف اس وجہ سے جھنجھلا اٹھے۔ کہ اسلام کی تبلیغ کیوں کامیاب ہو رہی ہے لوگ اس کی سچائی کو کیوں قبول کرتے جا رہے ہیں اور اس کی تبلیغ کو لوگ کیوں قبول نہیں کرتے۔ بلکہ خود ان کے ہم مذہب الٹا انہیں ہی کیوں چھوڑتے چلے جا رہے ہیں۔ اور اس جھنجھلاہٹ میں ہم پر حملہ کر دے یا ہمیں تبلیغ حق سے روکے تو ایسی صورت میں یقیناً ہم مظلوم ہوں گے اور ان کے مقابلہ میں خدا کی نصرت و تائید ہمارے ہی ساتھ ہوگی۔ اور ہم ہی فتحیاب ہوں گے۔ لیکن دشمن کی اس زیادتی کے باوجود جب ہمیں فتح نصیب ہوگی۔ تو اس کے ساتھ ہمارا سلوک ویسا ہی شاندار ہوگا۔ جیسا کہ ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر اپنے دیرینہ دشمنوں کے ساتھ کیا تھا۔ پھر ہمارے دن اگر گھوڑوں کی پیٹھ پر گذریں گے تو ہماری راتیں مصلوں کی پیٹھ پر بسر ہوں گی اور مقابلہ پر آنے والے دشمن کو تہس نہس کر دینے کی بجائے ہماری دعائیں اس کے متعلق یہی ہوں گی کہ اے خدا تو ہمارے ان بھائیوں کو ہدایت دے ان کی آنکھیں کھول تا یہ دیکھیں کہ ہم ان کے کس قدر خیرخواہ ہیں۔ یہ گو ہماری بربادی چاہتے ہیں۔ لیکن تو جانتا ہے کہ ہم ان کی آبادی اور ابدی زندگی کے لئے ہی کوشاں ہیں ان مخلصانہ سرگرمیوں کی بنا پر ہمیں اپنے مولا سے امید ہے کہ وہ ہمیں مفتوحہ علاقوں میں وہی اثر و رسوخ عطا کرے گا۔ جو اس نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو عطا کیا تھا۔ صحابہؓ کے مفتوحہ علاقے ان کے خلاف بغاوت کرنے کی بجائے ان کے حق میں دعائیں مانگتے تھے کہ اللہ تعالےٰ ایسے اچھے حاکموں کو تاقیامت قائم رکھے۔

ہم ایسا نظام شریعت جاری کرنا چاہتے ہیں۔ جس میں ہر شخص کو ابتدائی انسانی حقوق حاصل ہوں جس طرح ایک حاکمانہ اقتدار رکھنے والے کو مذہبی آزادی حاصل ہو اسی طرح ایک ادنیٰ آدمی بھی مذہبی آزادی کی نعمت سے بہرہ ور ہو کھانے کے لئے غلہ۔ پینے کے لئے پانی۔ پہننے کے لئے لباس رہنے کے لئے مکان۔ مفت علاج اور مفت تعلیم ہر شخص کو میسر ہو۔ جمہوریہ اسلامیہ کے حاکم و محکوم مساوی حقوق کے مالک ہوں۔ اگر بھوک آئے تو دونوں پر آئے اور اگر پیٹ بھرنا نصیب ہو تو دونوں کو نصیب۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اس کے حکام خود بھوکا رہنا پسند کریں۔ لیکن ان کے کسی ماتحت کا بھوکا سونا انہیں اسی طرح تڑپا دے۔ جس طرح کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک ضعیف بڑھیا اور ان کے بچوں کی بھوک نے تڑپا دیا تھا غرض یہ نظارے اگر ہم دنیا کو کچھ دکھا سکیں۔ تو تب ہی ہم یہ دعوےٰ کرنے میں حق بجانب ہوں گے کہ ہم نے نظام شریعت کو قائم کر کے دکھا دیا ہماری جدوجہد بار آور ہوئی اور ہم اپنے رب کے حضور سرخرو ہو گئے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو سکا اور ہم اغراض کے بندے بن گئے تو پھر دنیا بھر کی ناکامیاں ہمارے ساتھ ہوں گی کیونکہ ہم نے خدا کے نام پر لوگوں کو دھوکا دیا اور اس کے پاک نام کے ساتھ ناپاک اغراض وابستہ کیں ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا ومن یھدی اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ عباد اللہ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون۔

پتہ مطلوب ہے:۔ چوہدری کریم الدین صاحب محلہ دار الرحمت والے جن کا مکان سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب کے مکان کے پاس تھا۔ پاکستان میں جہاں ہوں اپنے موجودہ پتہ سے سید عمر شاہ کارکن احمدیہ جننگ فیکٹری کنری سندھ کو اطلاع دیں۔

وفات

مولوی محمد حیات صاحب نقیب مسجد احمدیہ لاہور کا اکلوتا لڑکا مبارک احمد بعمر چودہ برس مورخہ یکم رمضان المبارک کو دو دن کی مختصر علالت کے بعد اپنے گاؤں موضع دھیر کے کلاں ضلع گجرات میں وفات پاگیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے آمین۔

درخواست دعا

میرے بھائی بشیر احمد صاحب مالا باری مالابار میں سخت بیمار ہیں۔ مہربانی فرما کر دعا کی جائے۔

خاکسار: عنایت اللہ مالا باری بمبئی

ضروری تصحیح

برائے حصہ داران الیشو فریقن کمپنی لمیٹڈ لاہور

الفضل مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۴۸ء میں الیشو فریقن کمپنی لمیٹڈ لاہور کا ایک اشتہار شائع ہوا تھا جس کی سطر نمبر ۱۲ میں "۲۵٪ بوقت درخواست" کے الفاظ سہو کتابت سے حذف ہو گئے۔ اس وقت کمپنی اپنے اکثر حصہ داران سے ۷۰ فی صدی بتفصیل ذیل وصول کر چکی ہے۔ ۲۵٪ بوقت درخواست ۲۵٪ بوقت الاٹمنٹ اور ۲۰٪ الطور فرسٹ کال فی حصہ احباب تصحیح فرمالیں۔

الفضل کے انتظامی امور

۱۔ خط و کتابت میں چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا جائے۔

۲۔ اجرائے اخبار کے لئے پیشگی رقم کا جمع ہونا ضروری ہو

۳۔ اگر کوئی دوست نیا اخبار جاری کرانا چاہیں تو براہ کرم منی آرڈر یا محاسب صاحب کے ذریعہ رقم پیشگی ارسال فرمائیں۔

وی پی میں ایک تو خرچ زیادہ ہوتا ہے دوسرے ہمارے معزز خریدار کو غیر معمولی انتظار کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ جب تک دفتر ہذا میں رقم نہ پہنچ جائے اخبار جاری نہیں کیا جا سکتا۔ تیسرے وی۔ پی کے متعلق متعدد شکایات موصول ہوئیں ہیں کہ راستہ میں ضائع ہو جاتے ہیں انکی بازآمدگی کے لئے دفتر کو بڑی کوشش کرنی پڑتی ہے

۴۔ ہندوستان کے خریدار اصحاب کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ خاص طور پر اس امر کا خیال فرمائیں کہ رقم بذریعہ منی آرڈر یا محاسب ارسال فرمائیں کیونکہ وہاں کی رقم بہت دیر سے ملتی ہے (منیجر)

چندہ کے ساتھ تفصیل کا بھجوانا ضروری ہے!

سیکرٹریان مال اور ایسے اصحاب جو کسی جماعت میں شامل نہیں اور براہ راست مرکز میں چندہ بھجواتے ہیں۔ ان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ منی آرڈر کے کوپن پر رقم کے ساتھ صرف تحریک ستمبر یا چندہ ۱۶½ فی صدی لکھ دینا کافی نہیں ہے۔ بلکہ اس رقم کی تفصیل کا درج کیا جانا ضروری ہے۔ لہذا براہ مہربانی اندریں بارہ ہرگز تساہل نہ کیا جائے۔

(نظارت بیت المال)

ولادت :-

میرے ہاں خدا تعالےٰ نے مورخہ ۲۵/۷/۴۸ء بروز اتوار کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مولودہ کو نیک خادم دین بنا دے آمین نیز بچہ و زچہ کی صحت کیلئے بھی دعا فرمائیں۔ خاکسار: محمد حنیف حوالدار سیکرٹری جماعت احمدیہ رسالپور چھاؤنی

کچھ اپنے سکول کے میٹرک کے نتیجہ کے متعلق

گذشتہ فسادات کی وجہ سے جولائی ۱۹۴۷ء کے بعد ہم کہیں نومبر ۱۹۴۷ء کے وسط میں تعلیم کا سلسلہ شروع کر سکے۔ بجز جینیوٹ میں مقامی حالات [illegible] قدر ناساعد تھے اور سکول کی عمارت کی خستہ حالت اور مٹی کے تیل کی کمیابی طلباء کو جس قدر پریشان کرتی رہی۔ اس کا مفصل ذکر قارئین الفضل ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ لیکن باین ہمہ ہمارے طلباء نے حتی المقدور محنت اور شوق سے امتحان کی تیاری کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی مساعی مشکور فرمائیں۔

اور ۲۴ امیدواروں میں سے ۲۲ کامیاب ہو گئے۔ گویا تقریباً ۹۲ فی صدی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک تعداد کے لحاظ سے ہمارا یہ نتیجہ بہترین نتائج میں شمار ہوتا ہے۔ اس سے پہلے بھی ۹۲ فی صدی ہی ہمارا بہترین نتیجہ ہے۔ لیکن اس نتیجہ کی کمیت سے پہلے نتائج کی نسبت بہت زیادہ شاندار نتائج ہے۔ اور وہ اس طرح کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے سکول کے طلباء میں سے گیارہ (۱۱) یعنی پچاس فی صدی طلباء فرسٹ ڈویژن میں پاس ہوئے ہیں (ان میں محمد اعظم بھی شامل ہے۔ جس کے نمبر ابھی شائع نہیں ہوئے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ ہمارے بہترین طلباء میں سے ہے) ۸ سیکنڈ ڈویژن میں اور صرف ۳ تھرڈ میں۔

پھر ان میں عزیزم منیر احمد ۸۰۸ نمبر حاصل کر کے یونیورسٹی میں سولہویں نمبر پر پاس ہوا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے انشاء اللہ سرکاری وظیفہ حاصل کرے گا۔ امتحان کے دوران میں عزیز مذکور بیمار ہو گیا تھا۔ ورنہ موجودہ سے بھی اعلیٰ پوزیشن حاصل کر لیتا (عزیز منیر احمد محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب کلکتہ کا صاحبزادہ ہے اور واقف زندگی ہے)

نیز ایسے پرائیویٹ طلباء میں سے جو ہم سے باقاعدہ استفادہ کرتے رہے ہیں عزیزم نور الدین منیر واقف زندگی ابن خان بہادر ابو الہاشم صاحب مرحوم نے بھی ۷۰۹ نمبر لیکر خدا تعالیٰ کے فضل سے وظیفہ کا حقدار ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ان دونوں طلباء کی موجودہ شاندار کامیابی سلسلہ کے لئے مفید ثابت کرے اور اسے آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

بحیثیت مجموعی یونیورسٹی کا نتیجہ ۶۱ فی صدی کے قریب ہے۔ باقاعدہ سکولوں کا ۷۲ اور پرائیویٹ طلباء کا ۹ ۴ فی صدی کے قریب۔

اس سلسلہ میں یہ عرض کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اب جبکہ ہمارا اسکول خدا تعالیٰ کے فضل سے تعلیمی لحاظ سے بھی محترم حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب کی زیر قیادت کسی سکول سے پیچھے نہیں رہتا تو احباب جماعت پر بھی واجب ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اپنے ہی سکول میں تعلیم دلوانے کا اہتمام کریں موسمی تعطیلات کے بعد ہمارا اسکول چنیوٹ میں ۱۱ ستمبر ۴۸ء کو کھلیگا۔ انشاء اللہ

محمد ابراہیم بی۔ اے سینئر انگلش ماسٹر حال وارد سیالکوٹ

پتہ مطلوب ہے

چوہدری عبد المنان صاحب چشتی حوالدار کلرک بر ملٹری پولیس، تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور جہاں کہیں بھی ہوں اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں۔ یا اگر کسی اور دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں:۔ ڈی اے کے چوہدری انچارج ٹاٹا آئیل ملز کو لمیٹڈ نے۔ مال منیشن مال روڈ۔ لاہور

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کریں۔

آزاد فوجوں کی پیشقدمی جاری ہے

[illegible] ۲۹ جولائی۔ آزاد کشمیر حکومت کی وزارت دفاع نے تازہ ترین اعلان میں بتایا ہے کہ اوڑی کے علاقہ میں ہماری فوجیں آج کچھ اور آگے بڑھ گئی ہیں۔ اوڑی کے مغرب میں دشمن کے ایک بڑے دستہ پر حملہ کر دیا گیا تھا۔ جس سے دشمن کا سخت جانی نقصان ہوا ہے۔ آزاد فوجوں کے ہاتھ بہت سے ہتھیار۔ گولہ بارود اور دوسرے ذخیرے لگے ہیں۔ سڑک کے کنارے دشمن کی جو چوکیاں تھیں۔ اُن پر مارٹروں سے گولے برسائے گئے ہیں اسی علاقہ میں ایک اور جگہ کو دشمن کے وجود سے پاک کرنے کے لئے حملہ کر دیا گیا تھا اور اس کے بہت سے آدمی کاٹ دئے گئے ہیں اور کچھ ہتھیاروں پر قبضہ ہو گیا ہے۔ پونچھ کے علاقہ میں دشمن نے ہماری چوکیوں پر بم پھینکے ہیں۔ لیکن ہمیں کچھ یونہی سا گزند پہنچا ہے۔

ریلیں بجلی سے چلیں گی

کراچی ۲۸ جولائی۔ اس خبر کی آج تصدیق کی گئی ہے کہ حکومت پاکستان بجلی کے ذریعہ ریلیں چلانے کے امکانات پر غور کر رہی ہے۔ لاہور اور پشاور کے درمیان چلنے والی ریل گاڑیوں کو بجلی کے ذریعہ چلانیکے متعلق خاص طور پر سوچا جارہا ہے تاہم اس سکیم پر ۱۹۵۷ء سے پہلے عمل شروع نہیں ہو سکے گا۔

مغربی پنجاب کے کوئلہ میں بہت سے کیمیاوی اجزا موجود ہیں

پنجاب صنعتی تجربہ گاہ کی دریافتیں

لاہور ۲۹ جولائی۔ مغربی پنجاب میں جو معدنیات ملتی ہیں۔ ان پر مغربی پنجاب کی صنعتی تجربہ گاہ میں تجربے کئے جارہے ہیں تاکہ یہ معلوم ہو سکے۔ کہ صوبہ کی صنعتی ترقی میں ان سے کس قدر مدد مل سکتی ہے اس کام میں بہت کافی کامیابی ہو چکی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ پنجاب میں جو کوئلہ نکلتا ہے وہ بوائلروں میں تو جلانے کے ناقابل ہے لیکن اس میں بعض ایسی خصوصیات ہیں۔ جو اس کوئلہ میں نہیں ہیں جو ہندوستان سے درآمد کیا جاتا ہے۔

تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ اس کوئلہ سے گندھک کول تار، کول گیس اور دوسری کیمیاوی چیزیں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ پتہ چلا ہے کہ اس سے کوئلہ کی اینٹیں اور کوک تیار کیا جاسکتا ہے جسے چولہوں اور بوائلروں میں استعمال کیا جا سکے گا۔ اس کوئلہ سے گندھک نکالنے کا نیا طریقہ معلوم ہو گیا ہے۔ اس طرح جو گندھک حاصل ہو گی۔ اس سے تیزاب بن سکے گا۔ آتشگیر مادہ تیار ہو سکے گا۔ اور اس کے علاوہ دوسری اور دوائیں بھی بنائی جاسکیں گی۔

معلوم ہوا ہے گندھک نکالنے کا کام شروع کرنے کے لئے صوبہ کے بڑے کارخانہ دار غور کر رہے ہیں سجی سے کپڑا دھونے والا سوڈا بھی بنایا گیا ہے ماہرین نے بتایا ہے کہ لانا سے بنی ہوئی سجی سے جو سوڈا تیار کیا جائیگا وہ صابن شیشے کپڑے اور چمڑے کے کارخانوں میں استعمال کے لائق ہوگا۔ اور چمڑا پکانے میں بھی بہت مدد دے گا۔ لانا ایک خود رو جھاڑی ہے جو ریاست بہاولپور میں بہت پیدا ہوتی ہے۔ اس سے جو سجی بنائی گئی ہے وہ بہت عمدہ ہے۔ بنولے کی کھل سے پروٹین نکالنے کے سلسلے میں بھی تجربات ہو رہے ہیں اور کافی کامیابی ہوئی ہے۔ اس پروٹین سے پلاسٹک اور مصنوعی سوت تیار کیا جاسکے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ مٹی اور معدنیات پر جو ابتدائی تجربات کئے جارہے تھے اس سلسلہ میں بعض اور دریافتیں بھی ہوئی ہیں مثلاً چینی مٹی۔ سنگ مرمر۔ سلیبہ لوہے کے کیڑے لوہے کا آکسائیڈ اور ریگ۔ [illegible] بنانے کے ایسے طریقے معلوم کرنے کی کوشش ہو رہی ہے کہ لاگت کم بیٹھے ان تجرباتی کاموں کے علاوہ پبلک کیلئے یہ تجربہ گاہ تحلیل کا کام بھی کرتی ہے۔

سردست برطانیہ یہودی حکومت کو تسلیم نہیں کرتا

پارلیمنٹ میں مسٹر بیون کا بیان

لندن ۲۹ جولائی۔ آج جب پارلیمنٹ میں برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون سے سوال کیا گیا کہ آیا حکومت اسرائیلی حکومت کو اب بھی تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہے۔ مسٹر بیون نے جواب دیتے ہوئے کہا وہ ۲۹ جون کے بیان میں کوئی اضافہ نہیں کرنا چاہتے۔ اُس بیان میں مسٹر بیون نے کہا تھا کہ وہ یہودیوں کی حکومت کو بین الاقوامی قانون کی کسوٹی پر پرکھیں گے۔

اُن سے سوال کیا گیا کہ آیا یہ اب بھی حکومت کی پالیسی ہے کہ اُن فیصلوں پر عمل نہ کیا جائے کہ جو یہودیوں اور عربوں دونوں کو منظور نہ ہوں اُنہوں نے جواب دیا کہ حکومت کی پالیسی میں کوئی فرق نہیں آیا ہے اور ہم اب بھی یہودیوں اور عربوں میں صلح کرانیکی کوشش کر رہے ہیں۔

"پاکستان ٹائمز" پر پابندی

کلکتہ ۲۹ جولائی حکومت مغربی بنگال نے ایک حکم کے ذریعہ مغربی بنگال کی حدود میں ۲۸ جون اور ۲۹ جون کے بعد سے پاکستان ٹائمز کی فروخت تقسیم یا اشاعت ممنوع قرار دی ہے اس سے قبل ہفتہ وار حیدرآباد پر ۱۵ جون سے ہی پابندی لگائی جاچکی ہے

قلات کے وزرا کی علیحدگی پر اظہار اطمینان

کراچی ۲۷ جولائی۔ ریاستی مسلم لیگ کے سیکرٹری مسٹر محمد محمود نے آج قلات کے تمام وزراء کے برطرف کر دئے جانے کے فیصلے کو نہایت سرگرمی کے ساتھ خوش آمدید کہا۔ اُنہوں نے کہا کہ ریاست قلات کے کابینہ کو برطرف کرنے کا فیصلہ بالکل صحیح قدم ہے۔

غیر ملکوں میں پاکستان کی روئی کی مقبولیت

پچاس سے زیادہ ملکوں سے مانگ

کراچی ۲۹ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ پچاس سے زیادہ ملکوں نے حکومت پاکستان سے درخواست کی ہے کہ کپاس کی آئندہ فصل میں سے پاکستان انہیں بھی روئی بھیجے۔ ان ملکوں میں برطانیہ، روس، جاپان، جرمنی سپین، ہالینڈ، بلجیم، پولینڈ اور رومانیہ بھی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ پاکستان کی روئی کی دنیا بھر میں مانگ بڑھ رہی ہے۔ خاص طور پر لمبے ریشے والی امریکن روئی کی۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ امسال پاکستان ۱۴ لاکھ گانٹھ روئی پیدا ہو گی۔

پاکستان اور ہندوستان کے درمیان روئی اور کپڑے کے تبادلہ کا جو معاہدہ ہوا ہے۔ اس کے مطابق پاکستان ہندوستان کو ساڑھے چھ لاکھ گانٹھ روئی دے گا پاکستان کی لمبے ریشے والی روئی مصری سے بہتر سمجھی جاتی ہے اور امریکہ کی روئی کے مقابل کی شمار ہوتی ہے۔ روئی کی برآمد کے متعلق وزارت تجارت ابھی تک کوئی پالیسی متعین نہیں کر سکی۔ لیکن خیال ہے کہ اب سے پاکستان ایسے ملکوں کو روئی بھیجنے کی کوشش کرے گا۔ جہاں سے اُسے نوٹوں کے بجائے زر تبادلہ میں سونا ملے۔ تاکہ پاکستان اس سے مشینری خرید کر ملک میں صنعتیں جاری کر سکے پاکستان کی اندرونی کھپت کا اندازہ ایک لاکھ گانٹھ کا ہے

مغربی پنجاب کو سوا کروڑ روپیہ دیا جائیگا

کراچی ۲۹ جولائی۔ پاکستانی مجلس قانون ساز میں بجٹ پیش کرتے وقت پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد نے وعدہ کیا تھا کہ مہاجرین کی آبادکاری اور بحالی کے لئے صوبوں کو مرکز کیطرف سے مدد دی جائے گی۔ چنانچہ حکومت پاکستان نے مغربی پاکستان کے صوبوں کو ایک کروڑ ۴۰ لاکھ روپے کی رقم دینا منظور کر لیا ہے۔ اس میں سے ایک کروڑ ۲۵ لاکھ روپیہ مغربی پنجاب کو ۱۰ لاکھ روپیہ سرحد کو اور ۵ لاکھ روپیہ سندھ کو ملے گا۔

کراچی کی پرائمری تعلیم مرکز کے ماتحت

کراچی ۲۹ جولائی معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت نے کراچی کی پرائمری تعلیم کا نظم و نسق اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ کراچی کے تمام ہائی سکول بھی مرکز کے ماتحت آگئے ہیں۔ صرف ایک سکول یعنی این جے وی ہائی سکول کا نظم و نسق حکومت سندھ کے ہاتھ میں رہ گیا ہے۔ اعلیٰ اور ثانوی حکومت سندھ کے تحت رہیگی۔ سندھ یونیورسٹی کا نظم و نسق بھی سندھ حکومت کے ہاتھ میں رہے گا۔

مسلمانوں پر ڈوگروں کے مظالم

لاہور ۲۹ جولائی۔ خواجہ غلام محمد صاحب [illegible] جو کئی ماہ ڈوگروں کی قید میں رہے۔ اور حال ہی میں رہا ہوئے ہیں کل لاہور پہنچے۔ ایک انٹرویو میں انہوں نے بتایا کہ مسلم کانفرنس کے ورکروں سے جیل میں انتہائی بہیمانہ سلوک کیا جاتا ہے۔ کشمیری سیاسی قیدیوں کو جو مسلم ہیں اس لئے جموں لایا گیا ہے تاکہ اُن کو زیادہ سے زیادہ تکلیف ہو۔ اور وہ معافیاں مانگ کر رہائی کیلئے سعی کریں۔ مگر شکر ہے کہ ایک بھی مسلم کانفرنسی سیاسی اسیر اسطرف راغب نہیں ہوا خواجہ صاحب جموں سے رہا ہو کر قافلہ کے ساتھ آئے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ہندو و سکھ سپاہیوں نے مسلمانوں کا مال و اسباب لوٹ لیا اور بعض نوجوان عورتوں کو جبراً پکڑ کر لے گئے۔

نظام کے ایجنٹ کے عملے کو تنخواہ نہ ملی

ناگپور ۲۸ جولائی۔ موجودہ ایکسچینج کی پابندیوں کی وجہ سے ناگپور میں نظام کے ایجنٹ کے دفتر کے ملازمین اپنی تنخواہ حاصل نہیں کر سکے۔ وہ بغیر تنخواہ کے بیٹھے ہیں۔

پاکستان کے لئے ایثار

کیمبل پور ۲۸ جولائی کیمبل پور کے سب جج شیخ عبدالحمید نے ایک سال کیلئے اپنی تنخواہ سے ایک سو روپیہ ماہوار کی تخفیف کر دی ہے

عرب پناہ گزینوں کی امداد کیلئے اپیل

عمان ۲۹ جولائی مشرقی فلسطین اور شرق اردن میں مقیم ۳ لاکھ عرب پناہ گزینوں کی امداد کے لئے شاہ عبداللہ نے تمام عرب ریاستوں کے تاجداروں سے اپیل کی ہے شام میں اس سال اناج کی فصل بہت زیادہ ہوئی ہے۔ اس لئے شام نے ان پناہ گزینوں کی امداد کا وعدہ کر لیا ہے۔